از عدالتِ عظمیٰ[1]

ایم۔رام جیارام

بنام

جنرل مینیجر،سوتھ سینٹرل ریلوے ودیگراں

تاریخ فیصلہ:15مارچ1996

[کے راماسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

ریلوے اسٹیبلشمنٹ کوڈ: قواعد219(g)اور320-کی تشریح اور اطلاق۔

قانونِ ملازمت-انتخاب-سنیارٹی کے لیے ترجیحی نمبر دینا-جوازیت-ریلوے- قانونی معاونین کی بھرتی- تحریری امتحان اور زبانی امتحان میں زیادہ نمبر حاصل کرنے والا اپیل کنندہ-مطمئن جواب دہندگان کو سنیارٹی کے لیے 15 نمبر دیے گئے-نتیجے کے طور پر اپیل کنندہ منتخب نہیں ہوا-15 نمبر دینے کو امتیازی قرار دینے کا چیلنج-قرار پایا کہ دیے گئے نمبروں کی تلافی غیر قانونی تھی-اپیل کنندہ کا غیر انتخاب من مانی قرار دیا گیا-انتخاب قاعدہ 219 (g) میں طے شدہ معیار کے مطابق کیا جانا چاہیے-چونکہ مقابلہ کرنے والے جواب دہندگان کا تعلق ایک ہی یونٹ سے نہیں تھا بلکہ مختلف یونٹوں سے تھا قاعدہ320لاگو نہیں تھا-قواعد کے مطابق انتخاب پر غور کرنے کی ہدایات۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر5085،سال1996۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، حیدرآباد کے او اے نمبر 1030، سال 1992 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے سی سیتارامیا اور مس ورندھا دھر۔

جواب دہندگان کے لیے آر وینو گوپال ریڈی، اروند کے شرما اور مس اندرا ساہنی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا: اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اگرچہ جواب دہندہ نمبر 1 سے 5 کو نوٹس بھیجا گیا ہے، لیکن یہ صرف جواب دہندہ نمبر 1 سے 4 پر دیا گیا ہے۔ پانچویں مدعاعلیہ کے سلسلے میں، نہ ہی اے ڈی کارڈ واپس موصول ہوا ہے جس کا خط پیش نہیں کیا گیا ہے۔ ان حالات میں یہ سمجھا جانا چاہیے کہ نوٹس 5 ویں مدعاعلیہ کو دیا گیا ہے۔ وہ ذاتی طور پر یا وکیل کے بذریعے پیش نہیں ہو رہے ہیں۔

اس معاملے میں واحد تنازعہ یہ ہے کہ آیا مقابلہ کرنے والے جواب دہندگان قانونی معاون کے طور پر انتخاب میں اپیل کنندہ پر 15 نمبر ترجیحی طور پر دیے جانے کے حقدار ہیں۔ یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ جواب دہندگان 1 اور 2 کے ذریعہ منعقدہ تحریری امتحان میں، اپیل کنندہ نے تحریری امتحان میں 60 فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کیے تھے اور زبانی امتحان میں اس نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ مقابلہ کرنے والے جواب دہندگان کو ان کی سنیارٹی کے لیے 15 نمبر تفویض کیے گئے ہیں، وہ منتخب نہیں ہو سکے۔ اپیل کنندہ نے 15 نمبر دینے کو امتیازی سلوک اور آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے چیلنج کیا ہے۔ اس عدالت نے 28 اگست 1995 کو مندرجہ ذیل اثر کے لیے نوٹس جاری کیا ہے:

" ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ریلوے اسٹیبلشمنٹ کوڈ کا قاعدہ 219 (g) تمام قابلیت کی بنیاد پر انتخاب کا طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔ اس معاملے میں ٹریبونل نے انتخاب کے لیے امیدواروں کی موزونیت تلاش کرنے کے لیے نمبر دینے کی بنیاد پر کارروائی کی، پیشہ ورانہ صلاحیت؛ شخصیت، تعلیمی قابلیت، قیادت کے معیار-20 نمبر؛ ملازمت کا ریکارڈ-15 نمبر؛ سنیارٹی-15 نمبر دیے۔ درخواست گزار کی شکایات، اگرچہ اس کے پاس دیگر افراد کے لیے مطلوبہ پانچ سال کی خدمت ہے، لیکن زیادہ تنخواہ والے افراد کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ زیادہ تنخواہ کی بنیاد پر امتیازی سلوک نہیں کیا جا سکتا اور اس بنیاد پر سنیارٹی کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ درخواست گزار کے فاضل سینئر وکیل مسٹر سی سیتارامیا کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ سنیارٹی کا فیصلہ ملازمت کی لمبائی کے حوالے سے کیا جانا چاہیے لیکن تنخواہ کے پیمانے کی بنیاد پر نہیں اور زیادہ تنخواہ حاصل کرنے والے افراد کو ان امیدواروں سے بالاتر نہیں رکھا جا سکتا جو اس حقیقت کی وجہ سے کم تنخواہ حاصل کر رہے ہیں کہ اب فہرست میں شامل افراد کو مختلف ذرائع سے معذوری اور کچھ محکموں کے ساتھ امتیازی سلوک سے لیا گیا ہے۔ مقرر کردہ امتحان من مانی اور غیر آئینی ہے۔ اس سوال پر غور کرنے کے لیے نوٹس جاری کیا جاتا ہے۔"

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

مدعا علیہ نمبر 1 اور 2 نے جوابی حلف نامہ داخل کیا ہے۔ اس میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اپیل کنندہ نے تحریری اور زبانی امتحان میں زیادہ نمبر حاصل کیے تھے۔ یہ کہا گیا ہے کہ ریلوے اسٹیبلشمنٹ کوڈ کے قاعدہ 320 کے پیش نظر، جواب دہندگان اپیل گزار سے سینئر ہیں۔ جب کہ اپیل کنندہ روپے 1200-2040 کا تنخواہ کا پیمانہ کھینچ رہا ہے، جواب دہندگان روپے 1400-2660 کا تنخواہ کا پیمانہ کھینچ رہے ہیں اور اس طرح وہ سینئر بن گئے ہیں۔ اس بنیاد پر انہیں اپیل کنندہ پر 15 نمبر دیے گئے۔ نتیجے کے طور پر، وہ منتخب ہونے آئے۔

ریلوے اسٹیبلشمنٹ کوڈ کا قاعدہ 320 درج ذیل ہے:

" اعلی درجے میں انتخاب / غیر انتخابی عہدے کے لیے حاضر ہونے والے مختلف سنیارٹی یونٹوں سے تعلق رکھنے والے انٹرمیڈیٹ گریڈ کے ملازمین کی متعلقہ سنیارٹی۔

جب کسی عہدے (انتخاب کے ساتھ ساتھ غیر انتخاب) کو مختلف سنیارٹی یونٹوں کے عملے پر غور کرتے ہوئے پر کیا جاتا ہے، تو ملازمین کے پاس موجود اسی یا مساوی گریڈ میں مسلسل ملازمت کی کل لمبائی بین سنیارٹی تفویض کرنے کے لیے تعین کرنے والا عنصر ہو گی، قطع نظر اس کے کہ کسی ایسے ملازم کی تصدیق کی تاریخ جس کی مسلسل ملازمت کی لمبائی کم ہے، دوسرے غیر تصدیق شدہ ملازم کے مقابلے میں جس کی مسلسل ملازمت کی لمبائی زیادہ ہے۔ یہ اس فقرہ کے تابع ہے کہ اس مقصد کے لیے صرف غیر اتفاقیہ ملازمات کو مد نظر رکھا جانا چاہیے۔"

اس اصول کو پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسی ملازم کی تصدیق کی تاریخ سے قطع نظر باہمی سینئر ٹی تفویض کرنے میں اعلی درجے کی تنخواہ میں ملازمت کی مسلسل لمبائی کو ان افراد پر سینئر ٹی کو ترجیح دی گئی تھی جو کم پیمانے پر تنخواہ حاصل کر رہے ہیں۔ مختلف سینئر ٹی یونٹوں کے عملے کو مد نظر رکھتے ہوئے پر کیے جانے والے انتخاب / غیر انتخابی اسامی۔ مذکورہ قاعدے کا اس معاملے میں حقائق پر کوئی اطلاق نہیں ہے۔ انتخاب ریلوے دستی کے قاعدہ 219(g) کے تحت مقرر کردہ معیار کی بنیاد پر کیا جانا ضروری ہے۔ انتخاب بنیادی طور پر مجموعی قابلیت کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے لیکن سلیکشن بورڈ کی رہنمائی کے لیے جن عوامل کو مد نظر رکھا جانا چاہیے اور متعلقہ تلائی درج ذیل تھا:

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"219(g) بھارتیہ ریلوے دستی ریاستوں کا انتخاب بنیادی طور پر مجموعی قابلیت کی بنیاد پر کیا جانا چاہیے لیکن انتخابی بورڈ کی رہنمائی کے لیے جن عوامل کو مدنظر رکھا جانا چاہیے اور ان کا متعلقہ تلائی درج ذیل ہے:

	زیادہ سے زیادہ نمبر	اہلیتی نمبرات
(i) پیشہ ورانہ صلاحیت۔	50	30
(ii) شخصیت، سکونت قیادت اور تعلیمی قابلیت	20	--
(iii) ملازمت کا ریکارڈ	15	--
(iv) سنیارٹی	15	--

اس میں چونکہ مقابلہ کرنے والے جواب دہندگان کا تعلق ایک ہی یونٹ سے نہیں بلکہ مختلف یونٹوں سے ہے، اس لیے قاعدہ 320 کو خارج کر دیا گیا ہے، جواب دہندگان کو سنیارٹی کے لیے 15 نمبروں کی تلائی دینا واضح طور پر غیر قانونی ہے۔ لہٰذا، اپیل کنندہ دلیل میں زور ہے کہ اس کا غیر انتخاب مدعاعلیہ نمبر 1 اور 2 کی طرف سے اقتدار کے من مانی استعمال کے مترادف ہے۔ ہم نے 21 مارچ 1995 کے او اے نمبر 1039/92 میں بنائے گئے سینٹرل ایڈمنسٹریشن ٹرائبیونل، حیدرآباد کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہے۔ مدعاعلیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ قواعد کے مطابق انتخاب پر غور کرے اور قانون کے مطابق تقرری کرے۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document